Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

اسلام میں عورتوں کے حقوق تفریح اور عصری رسوم ورواج: جائزہ

Recreation Rights for Women and Contemporary Customs and Traditions, Analysis

Abdul Rehman*

PhD Scholar, University of the Punjab & Lecturer Islamiat Govt. Millat Graduate College G.M Abad Faisalabad

Muhammad Naveed Khan**

M.Phil Scholar, Riphah international university Faisalabad

ABSTRACT

Besides, tolerance is an essential part of Islam. As our Prophet SAW would say: Islam is very easy to perform and extremely tender, and I have been blessed with a shariah that is very soft and pure. Keeping others happy and spreading smiles is actually the purpose of life. The companions who had kept the nearest company with the Prophet SAW had been very easy going and good-mannered. Because they were taught by the Prophet SAW himself. Several Hadiths suggest that consoling the broken is charity. The Prophet SAW said: you're looking towards your Muslim brother with a smile is Sadaqa. So as the entertainment is a part of human instinct, it is, with certain moral restrictions, as openly acceptable in Islam as the other religions. Islam not only allows entertainment, but it encourages his followers to take rest and give his body its due rights. So, the prophet Muhammad SAW would say: verily, your body has rights upon you. And your family has rights upon you. So, entertainment is not allowed but required from a Muslim, staying within the prescribed limits. Islamic law has no gender preferences. It is equally applicable on men and women alike, except for some gender specific cases. The perception that in Islam a male can have all sorts of entertainment, no matter how immoral it may be, but a woman is prohibited to do so is absolutely wrong. But unfortunately, this perception prevails in several segments of our society. Entertainment is a part of human instinct. Human nature requires entertainment to control boredom. Allah Almighty has made it a natural part of human personality. And humanity may never exist without the fulfillment of all aspects of natural inclinations, remaining within the circle of morality.

Keywords: *tolerance, essential part of Islam, perform and extremely tender, companions, entertainment, prohibited, unfortunately*

CC BY

تعارف و تمہید

تفریح اکتاہٹ سے چھٹکارے کا ایک بشری اور طبعی تقاضا ہے۔ بشری طبیعت ہر اس چیز کی طرف مائل ہوتی ہے جس سے راحت اور فرحت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے خواہشات اور لذتوں کو انسان کی فطرت کا حصہ بنایا ہے، جو کسی بھی صورت اس سے جدا نہیں ہو سکتیں۔ اصل زندگی خوشیاں بانٹنے اور مسکراہٹیں بکھیرنے سے عبارت ہے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ان کے بارے میں حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول نہایت خوش مزاج، خوش اخلاق، کشادہ دل اور نرم خو تھے اور ایک دوسرے سے ہنسی و مزاح بھی کرتے تھے[1]۔ ویسے بھی سماحت اسلام کا بہت بڑا خاصہ ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**لِتَعْلَم يَهُودُ أَنَّ فِي دِينِنَا فُسْحَةً، إِنِّي أُرْسِلْتُ بِحَنِيفِيَّةٍ سَمْحَةٍ**" یہودیوں کو جان لینا چاہیے کہ ہمارے دین میں بہت وسعت اور کشادگی ہے اور مجھے انتہائی آسان اور نرمی والی خالص شریعت دے کر بھیجا گیا ہے۔ خوش مزاجی اور تفریح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں سے ایک اہم وصف ہے۔ کسی پریشان شخص کو مسکراہٹ سے نوازنا اور اس کے غم کو دور کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق صدقہ کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؛ "تیرا اپنے بھائی کو مسکرا کر دیکھنا بھی تیرے لیے صدقہ کرنے کے برابر ہے"[2]۔ معلوم ہوا کہ تفریحی امور جہاں فطرت کا تقاضا ہیں وہاں شریعت بھی حدود و قیود کے ساتھ ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ بلکہ شریعت اسلامیہ آرام و سکون حاصل کرنے کا تاکیدی حکم بھی دیتی ہے جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؛ "**إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا**"[3] بے شک تیرے ذمے تیرے دل و جان کا بھی حق ہے اور تیرے اہل و عیال کا بھی حق ہے۔ لہٰذا تفریحی سرگرمیاں اپنی ذات کے طور پر بندے سے فطرتاً اور شرعاً دونوں اعتبار سے مطلوب ہیں۔ شرعی احکام مرد اور عورت دونوں کے لیے مشترک ہیں ماسوائے جہاں کچھ خصائص آجائیں۔ یہ تصور غیر شرعی ہے کہ مرد کو تفریح کا حق ہے عورت کو نہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے رویے اور رسوم و رواج ہیں جن کی وجہ سے بعض علاقوں میں عورت کے تفریحی حقوق معدوم ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طرح کے رویوں اور رسومات کی حقیقت کو واضح کیا جائے۔

تفریح کے لغوی معانی

تفریح خالص عربی لفظ ہے، جو کہ "ف، ر، ح" سے مشتق ہے۔ ابن فارس کے بقول "**يدل أحدهما على خلاف الحزن**" یعنی "فرح" کا اطلاق "غم" کے متضاد پر ہوتا ہے یعنی خوشی اور مسرت وغیرہ[4]۔ اور اس کے یہی معانی اردو اور فارسی دونوں میں بھی مستعمل ہیں۔ انہی معانی کے لیے عربی میں لفظ "الترفيهية" اور "الترويح" دونوں کثیر الاستعمال ہیں اور بعض دفعہ لفظ "اجمام - استجمام" بھی انہیں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ انگلش میں تفریح کے لیے "RECREATION" کا لفظ مستعمل ہے۔

تفریح کے اصطلاحی معانی

مولوی سید احمد دہلوی کی معروف اردو لغت فرہنگ آصفیہ میں " تفریح" کے معانی "خوش طبعی، دل لگی، دل بہلانا، ہوا خوری، سیر اور شگفتگی"[5] بتائے گئے ہیں۔ امام اصمعی عرب کے امام لغت اور فلسفی رقم طراز ہیں: "الروح : الاستراحة من غم القلب"[6] دل کے غم سے چھٹکارا پا کر راحت حاصل کرنا۔ Hornby انگریزی ماہر لغت رقمطراز ہیں؛

"It is activity done for enjoyment when one is not working"[7]

یعنی: فارغ وقت میں دل چسپی کی حامل سر گرمی اختیار کرنا۔

مذکورہ بالا تعریفات کا خلاصہ: ایسی سر گرمیاں جو نقصان سے خالی ہوں، جنہیں فارغ وقت میں فرد یا گروہ توازن بر قرار رکھنے، مسرت حاصل کرنے اور اپنی ہمت وچستی کو بحال کرنے کے لیے عمل میں لائے۔ بیان کردہ تعریفات کی تائید شریعت کے مبادی احکامات میں بھی پنہاں ہے، جیسا کہ رمضان المبارک کے روزے اور قیام اللیل کے بعد عید کی شکل میں جامع تفریح مشروع کی گئی ہے۔ اسی طرح حج کی تمام تر مصروفیات کے بعد " ایام اکل وشرب" کی شکل میں تفریح مضمر ہے۔

عورتوں کے حقوقِ تفریح پر نصوص شرعیہ کا مطالعہ

یہ جان لینا چاہیے کہ حقوق تفریح کے شرعی جواز میں کوئی دورائے نہیں، لیکن اس امر کو مد نظر رکھنا از حد ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں شریعت نے جو ضوابط مقرر کیے ہیں ان کو پس پشت نہ ڈالا جائے۔ ذیل میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں عورتوں کے حقوقِ تفریح کی عملی مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔

عورتوں کی گھریلو تفریح بذریعہ دف وترانے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام مِنیٰ میں میرے پاس تشریف لائے، ان دنوں آپ ﷺ مدینہ میں ہی تھے کہ میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں دف بجا کر انصار کے فخریہ کارناموں کو گا رہی تھیں جو انہوں نے "جنگِ بعاث" کے دن سر انجام دیے، جبکہ وہ کوئی پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں (بعاث وہ دن جس میں اوس اور خزرج کے بڑے بڑے سرداران قتل کر دیے گئے تھے)۔ تو اللہ کے رسول ﷺ چادر اوڑھتے ہوئے لیٹ گئے اور منہ دوسری جانب کر لیا۔ اسی اثنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آداخل ہوئے اور دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا اور کہا" شیطانی باجے وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے گھر میں؟!"، تو رسول اللہ ﷺ نے چہرے سے اوڑھنی کو ہٹایا اور فرمایا؛" دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا ، وَهَذَا عِيدُنَا "[8] "ابو بکر انہیں چھوڑ دو، یقینا یہ عید کے دن ہیں، بے شک ہر قوم کا ایک عید کا دن ہو تا ہے اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب ان کی توجہ ہٹی تو میں نے انہیں چپکے سے اشارہ کیا کہ نکل جاؤ تو وہ چلی گئیں"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دف بجا کر گن گنانے اور اسے سننے میں کوئی حرج نہیں اور اگر بے جانہ ہو تو اسے روکنا بھی نہیں چاہیے۔ یہاں لڑکیاں بجانے اور گانے والیاں ہیں اور سننے والوں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ جبکہ شارع علیہ السلام کی اس دوران خاموشی واضح دلیل ہے کہ اگر عورتیں مل بیٹھ کر کچھ مناسب گا بجالیں تو کوئی قباحت نہیں۔

عورتوں کی گھریلو تفریح بذریعہ مزاح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خود سے تیار کردہ خزیرہ [9] لے کر آئی۔ پھر میں نے سودہ سے کہا کھاؤ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور سودہ کے درمیان موجود تھے۔ سودہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا آپ ضرور کھائیں گی وگرنہ میں آپ کے منہ پر مل دوں گی، سودہ نے اس کے باوجود انکار کر دیا۔"فَطَلَيْتُ وَجْهَهَا، " فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. "[10] تو میں نے خزیرہ میں ہاتھ ڈالا اور ان کے منہ پر مل دیا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور پھر اپنے ہاتھ کو رکھا اور کہا اب اس کے منہ پر مل دو، جب انہوں نے ایسا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہنس پڑے۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور اجازت چاہنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جلدی سے منہ دھولو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں تب سے میں حضرت عمر کی ہیبت سے ڈرنا شروع ہو گئی۔ اس حدیث میں عورتوں کے گھریلو باہمی مزاح اور تفریح کی مثال ہے۔ مزید یہ کہ اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو مزاح تفریح کے مواقع بھی زیادہ دستیاب ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے؛

> ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شوروغل اور بچوں کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛"يَا عَائِشَةُ ، تَعَالَيْ فَانْظُرِي..."[11] اے عائشہ! آؤ دیکھو، میں گئی اور ٹھوڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی میری ٹھوڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اور سر کے درمیان تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے لہذا میں نے کہا نہیں اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں شیاطین جن وانس عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے پھر میں لوٹ آئی۔

اس حدیث مبارک میں بھی تفریح اور خوش مزاجی کی مثال ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی بیوی کو تفریح میں شرکت کی دعوت دی۔

شادی کی تقاریب پر عورتوں کا گا، بجا کر تفریح کرنا

حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ تمہارے ہاں جو ایک یتیم لڑکی تھی اس نے کیا کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو اس کے خاوند کی طرف رخصت کر دیا، تو حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: " **فَهَلْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا بِجَارِيَةٍ تَضْرِبُ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّي؟** "[12] کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی گانے بجانے والی بھی بھیجی ہے؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا گائے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ گائے؛

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ۔۔فَحَيُّونَا نُحَيِّيكُمْ۔۔وَلَوْلَا الذَّهَبُ الْأَحْمَرُ۔۔مَاحَلَّتْ بِوَادِيكُمْ۔۔وَلَوْلا الْحَبَّةُ السَّمْرَاءُ۔۔مَا سَمِنَتْ عَذَارِيكُمْ

ہم آئے، ہم آئے تمہارے پاس۔۔ ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں دیتے ہیں۔۔ اگر نہ ہوتا ڈھلا سونا۔۔ نہ یہ دلہن بنکر آتی تمہاری بستی میں اور اگر نہ ہوتی گندم۔۔ نہ موٹی ہوتیں تمہاری کنواریاں۔ اس حدیث میں واضح ہے کہ شادی کی تقاریب میں موت کا منظر بیان کرنے کی بجائے کچھ خوش مزاجی کے گیت گا لیے جائیں تو کوئی مزائقہ نہیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود مشورہ بھی دیا اور اسباب بھی مہیا کیے۔ معلوم ہوا کہ خوشی کے مواقع پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا چاہیے، جیسا کہ یہاں عورتوں سے شادی کی رسم کو پر مسرت بنانے کا کہا گیا۔ اسی طرح حضرت ربیع بنت معوذ بنت عفراء فرماتی ہیں؛

> نبی کریم ﷺ میرے پاس رات کو تشریف لائے جس رات میری رخصتی ہوئی۔ آپ میرے بستر پر بیٹھ گئے (میرے اتنے قریب) جتنا تم میرے قریب بیٹھے ہو۔ تو کچھ نابالغ لڑکیاں اپنے دف بجانے پیٹنے لگیں اور غزوہ بدر میں ہمارے جو آباء واجداد شہید ہو گئے تھے ان کا ذکر کرنے لگیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک لڑکی نے کہا کہ ہمارے درمیان ایک نبی ہیں جو آئندہ کل کی بات جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو (کہ یہ غلط ہے غیب کا علم صرف اللہ کو ہے) اور جو کچھ تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہتی رہو۔[13]

گھر سے باہر عورتوں کی تفریح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھی کہ تو آپ علیہ السلام نے کسی جگہ پڑاو ڈالا، اور اپنے صحابہ سے کہا تم لوگ آگے چلے جاؤ، پھر مجھے کہا؛ " **تَعَالِ حَتَّى أُسَابِقَكِ...** "[14] "آؤ میں تم سے دوڑ میں آگے نکلنے کا مقابلہ کرتا ہوں"، تو میں نے مقابلہ کیا اور دوڑ میں سبقت لے گئی۔ پھر اس کے بعد کسی اور سفر میں آپ علیہ السلام کے ساتھ کسی سفر میں نکلی، لیکن تب میرا وزن بڑھ گیا تھا، ہم نے کسی جگہ پڑاو ڈالا اور آپ علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے کہا آپ لوگ آگے چلے جاؤ، پھر کہا "آؤ میں تم سے دوڑ میں آگے نکلنے کا مقابلہ کرتا ہوں" میں نے مقابلہ کیا مگر آپ علیہ السلام دوڑ میں مجھ سے سبقت لے گئے۔ مجھے کندھوں کے درمیان تھپکی دیتے ہوئے کہا " یہ لو یہ جیت تمہاری اُس جیت کے بدلے "اس حدیث میں کچھ اہم امور ہیں، سر فہرست تو یہ کہ تفریحی کے مواقع کو کہیں بھی نہیں چھوڑنا چاہیے سفر ہو یا حضر، اور یہ بھی کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ کہیں بھی آجاسکتی ہے۔ دوسری اہم بات یہ کہ تفریح کے لیے کچھ شرعی ضوابط ہیں، ان میں سے سر فہرست جو عورتوں کی تفریح کے ساتھ خاص ہے وہ یہ کہ تفریحی کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں غیر محرم مرد نہ ہوں یعنی بے پردگی نہ ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو تفریح کی جگہ سے دور بھیج دیا۔

خوشی کے مواقع پر عورتوں کی تفریح

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی غزوہ میں تھے، تو جب آپ کی واپسی ہوئی تو ایک کالے رنگ کی لڑکی آئی اور کہنے لگی؛" **إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنَّى...** "[15] اے اللہ کے رسول میں نے نذرت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سالم واپس بھیج دیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور کچھ گاؤں گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر واقعی تو نے نذر مانی ہوئی تھی تو ٹھیک ہے بجالو، اور اگر نہیں مانی تھی تو رہنے دو۔ بس پھر اس نے دف بجانا شروع کر دیا۔ اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اس نے فوری دف نیچا رکھا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ تو نبی علیہ السلام فرمانے لگے اے عمر شیطان تجھ سے بہت ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا اور ابو بکر تھے، علی تھے، عثمان تھے یہ بجاتی رہی مگر جب تم آئے تو اس نے فوری دف نیچے پھینک دیا۔ اس لڑکی نے دف بجانے کی منت اس لیے مانی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح سالم واپس آنے پر وہ خوشی منائے گی۔ لڑکی کا دف بجا کر اور گیت گا کر خوشی منانا اگر جائز نہ ہوتا تو آپ علیہ السلام اس کو ہر گز اجازت نہ دیتے۔

عورتوں کا گائیکی سے محظوظ ہونا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، تو آپ علیہ السلام نے پوچھا" عائشہ! اس عورت کو جانتی ہو؟" کہا، اے اللہ کے نبی! نہیں جانتی!، تو آپ نے فرمایا یہ فلان قبیلہ کی گائیکہ ہے۔" **تُحِبِّينَ أَنْ تُغَنِّيَكِ؟ "، قَالَتْ: نَعَمْ " فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ طَبَقًا فَغَنَّتْهَا** "[16] کیا آپ پسند کرتی ہیں کہ یہ آپ کے لیے کچھ گائے؟ کہا، ہاں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک تھال دیا، تو پھر اس نے اس پر گایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ناک میں شیطان نے کمال پھونکا ہے۔ یہاں بھی اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے خود پوچھا کہ اگر آپ چاہتی ہو تو اس کی گائیکی سے لطف اندوز ہو سکتی ہو۔ اگر یہ چیز ناجائز یا حرام ہوتی تو آپ کبھی بھی حضرت عائشہ سے ان کی خواہش نہ پوچھتے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے تھال دیا تاکہ وہ اسے بجائے۔

اہم ملاحظہ

مذکورہ احادیث میں گیت گانے اور دف بجانے کی اجازت مترشح ہوتی ہے، لیکن یاد رہے آج کے دور کی موسیقی اور گانے انتہائی فحش اور لغویات پر مبنی ہوتے ہیں، گانوں کے الفاظ میں واضح بے حیائی کی طرف دعوت دی جاتی ہے جن کی یہاں مثال دینا بھی غیر مناسب ہے۔ ایک سلیم الطبع عورت آج کل کے گانوں کے الفاظ دہراتے ہوئے بھی شرم محسوس کرتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی موسیقی اور گانے جو بے حیائی کی طرف لیجانے والے ہوں، خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق حرام ہیں؛"قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ"[17] کہہ دیجیے کہ بے شک میرے رب نے ہر طرح کی فحاشی ظاہر ہو یا باطن حرام قرار دی ہے اور گناہ اور ناحق زیادتی بھی حرام قرار دی ہے۔

تفریح بذریعہ کھلونے (گڑیاں پٹولے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے تو طاقچہ میں ایک پردہ پڑا تھا جب ہوا چلی تو پردہ کا ایک کنارہ کھل گیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کھیلنے کی گڑیاں نظر آنے لگیں تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ کیا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری گڑیاں ہیں اور آپ نے ان گڑیوں کے درمیان دو پروں والا ایک گھوڑا دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کے درمیان کیا دیکھ رہا ہوں ؟ انہوں نے کہا کہ گھوڑا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے ؟ میں نے کہا کہ دو پر ہیں آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے پر ہیں ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کے پاس ایسا گھوڑا تھا جس کے پر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ " فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ"[18] رسول اللہ ﷺ یہ سن کر کھل کھلا کر ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کے نواجذ (ڈاڑھیں) دیکھ لیں۔ اس حدیث میں عورتوں کے تفریح کے ذرائع کا بیان ہے کہ اگر عورتیں اپنی تفریح کے لیے Playing Toys استعمال کرتی ہیں تو کوئی قباحت نہیں۔ مزید یہ کہ حضور اکرم ﷺ نے جانداروں کی ہم شکل مورتیوں کو توڑنے کا حکم بھی نہیں دیا۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تفریح کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے جس میں ان کے ساتھ دیگر لڑکیاں بھی کھیلا کرتی تھیں اور حضور اکرم ﷺ انہیں منع نہیں فرماتے تھے۔ وہ واقعہ مندرجہ ذیل ہے ؛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ؛

> میں حضور اکرم ﷺ کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، اور وہ کھلونے ہوتے تھے اور میری کچھ سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ بعض دفعہ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آتے اور وہ سہیلیاں میرے ساتھ ہوتیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر آپ سے چھپ جاتیں، یعنی جب آپ آتے تو وہ چلی جاتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خود وہ گڑیاں مجھے پکڑا دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

سیرت النبی ﷺ کے مذکورہ بالا واقعات میں عورتوں کے حقوق تفریح کھل کر سامنے آتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ انتہائی معتدل اور وسعت کی حامل شریعت ہے۔ اس میں جہاں مردوں کے حقوق محفوظ ہیں اسی طرح عورتوں کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔ خواہ وہ حقوق تفریح ہوں یا حقوق عشرت، حقوق مال و نفس ہوں یا حقوق عزت و احترام سب محفوظ ہیں۔ کسی کے لائق نہیں کہ وہ اسلام لانے کے بعد کسی کے حقوق کو متاثر کرے یا ان میں رکاوٹ یا مداخلت کرے، ماسوائے جہاں دوسروں کے حقوق متاثر ہو رہے ہوں یا دوسروں کے حقوق پر اس کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہوں تو وہاں کچھ ضوابط مقرر کر دیے ہیں تاکہ پورے معاشرہ کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔

عورتوں کی معاصر تفریحی سرگرمیاں

فنون لطیفہ: اہل فلاسفہ کے کلام میں فنون لطیفہ کو حقیقی طور پر تفریحی سرگرمیاں گردانا جاتا تھا، اس میں مصوری، گائیگی، شاعری، روایتی رقص اور فن تعمیر سرفہرست ہیں۔ **کھیلیں:** مثلاً، خود کھیلنا، مثلاً: سکواش، کیرم بورڈ، ٹینس، بیڈمنٹن، سنوکر، فٹ بال، گھوڑ سواری وغیرہ یا کھیلنے والوں کو دیکھنا، مثلاً:

کھیلوں کے مقابلے اور میچز دیکھنا، اسی طرح باغبانی اور جانور و پرندے پالنا۔ ان سب کے علاوہ کمپیوٹر اور موبائل گیمز آج کل تفریح کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ **سیر و سیاحت:** مثلاً، چہل قدمی، تفریحی مقامات کا رخ کرنا، سیاحتی مقامات اور پارکس میں جانا، کوہ پیمائی، دوڑ مقابلہ، سہیلیوں کے ساتھ مناسب جگہ پر تقاریب میں جمع ہونا۔ **ادبیات:** مثلاً، جرائد و رسائل اور کتب بینی، شعر و شاعر، قصہ گوئی، مجالس و کانفرنسز میں شرکت اور اسی طرح خطاطی بھی تفریحی سرگرمیوں میں شامل ہے۔

نصوص شرعیہ سے مستنبط تفریح کے قواعد و ضوابط

یہ جان لینا ضروری ہے کہ آپ دنیاوی نظامِ زندگی صبح سے شام تک حدود و قیود کے ساتھ گزارتے ہیں۔ مثلاً، سڑک پر ہیں تو لائن، اشارہ اور رفتار وغیرہ کی پابندی، دفتر میں ہیں تو وقت، وردی، اور آنے جانے کی پابندی۔ الغرض ہر جگہ آپ کو حدود و قیود اور قواعد و ضوابط پر عمل کرنا لازم ہوتا ہے تاکہ نظام اپنی ڈگر پر چلتا رہے، بصورت دیگر نظام تادیر نہیں چل سکتا۔ ایسے ہی اسلام بھی جو انسان کی بقاء اور کامیابیوں کا ضامن ہے، کچھ قواعد و ضوابط متعارف کراتا ہے تاکہ انسان کو کسی بھی قسم کی برائی یا آزمائش کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ لہذا تفریحی سرگرمیوں کے لیے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں، جن پر عمل کرنے سے کسی بھی متوقع آزمائش سے بچا جا سکتا ہے۔

1. تفریح کے دوران محرمات کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ مثلاً، شراب نوشی، جوا، قتل اور فحاشی وغیرہ
2. تفریح کے دوران اخلاقیات کو ملحوظ رکھا جائے۔ مثلاً، وعدہ کی پابندی، سچائی، ایمانداری، انصاف اور ادب و احترام وغیرہ
3. تفریح فرائض اور واجبات میں کوتاہی کا سبب نہ بنے۔ مثلاً، نماز اور روزہ وغیرہ میں سستی یا کوتاہی نہ ہو۔
4. تفریح کے دوران عورت غیر محرم کے سامنے بے پردہ نہ ہو اور نہ ہی غیر مناسب لباس پہنے۔
5. تفریح کے لیے کسی جاندار خواہ انسان ہو یا حیوان کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ ہی اس کی تحقیر کی جائے۔
6. تفریح شتر بے مہار نہیں ہونی چاہیے۔

عصری رسوم و رواج

رسوم و رواج کا معنی و مفہوم

رسم و رواج کے معانی بیان کرتے ہوئے مولوی سید احمد دہلوی اپنی شاہکار معجم فرہنگ آصفیہ میں رقم طراز ہیں: **رسم:** "عادتیں، قوانین"، **رواج:** "برتاؤ، عام دستور"[19] انگلش میں رسم و رواج کے لفظ "Customs and traditions" استعمال ہوتے ہیں۔

Customs and traditions

A way of thinking, behaving, or doing something that has been used by the people in a particular group, family, society, etc., for a long time[20]

سوچنے، بر تاؤ کرنے یا کچھ کرنے کا ایک ایسا طریقہ جو لمبے عرصے سے کسی خاص طبقے، خاندان، یا کسی معاشرے میں رائج ہو چکا ہو۔

مذکورہ بالا لغوی اور اصطلاحی تعریفات سے معلوم ہوا کہ "لوگوں کے بر تاؤ اور رویوں" کو رسوم ورواج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی تعریف کے پیش نظر ہم عصر حاضر میں عورتوں کے حقوق تفریح کے بارے میں معاشرے میں پائے جانے والے رویوں اور بر تاؤ کا مطالعہ کریں گے ۔ اس سلسلہ میں تفریح کے افراط و تفریط والے دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائیگی۔

تفریحی سر گرمیوں میں مبنی بر افراط رویے اور رسوم رواج

ہر دور میں کچھ امور زمینی حقائق (Ground Realities) کی حیثیت رکھتے ہیں، انہیں وقت پر تسلیم کر لینے اور ان کے لیے لائحہ عمل اختیار کرنے سے بہت سی پیش آمدہ آزمائشوں سے بچا جا سکتا ہے۔ یہاں کچھ زمینی حقائق پیش کیے جا رہے ہیں جن سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ افراط کا مطلب ہے کہ طے شدہ حد سے بہت آگے نکل جانا جو قبح کا باعث بنے۔ اگر آپ معاشرے میں موجود تفریحی سر گرمیوں اور ان سے لطف اندوز ہونے والوں کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہو گا کہ کچھ طبقات میں تفریحی سر گرمیاں شتر بے مہار ہو چکی ہیں، کسی بھی قسم کی حدود و قیود، اخلاقیات اور جائز و ناجائز کا خیال ملحوظ نہیں رکھا جا رہا، مثال کے طور پر عورتوں کا پارکوں اور سیر وسیاحت میں غیر مناسب حلیے میں غیر محرم کے ساتھ جمع ہونا، تفریحی مقامات پر عورتوں کا نامناسب لباس پہننا، تقاریب اور محافل میں مردوں کے سامنے رقص کرنا۔

عصر حاضر میں عورتوں کی انتہائی غیر مناسب تفریحی سر گرمیاں

نائیٹ کلب (Night Clubs) اور جم خانوں میں غیر محرموں کے ساتھ یا ان کے زیر سایہ تفریحی سر گرمیاں حاصل کرنا۔

تقاریب اور محافل میں موسیقی اور ڈانس کرنا — بازاروں میں بے پردہ اور مختصر لباس میں نکلا — پانی کے حوضوں پر نہانا (Swimming Pools)

ٹک ٹاک اور اس جیسی فحش سر گرمیاں اختیار کرنا — ماڈلنگ کا شعبہ اختیار کرنا یا اس طرح کے شوز میں شرکت کرنا

ان تمام تفریحی سر گرمیوں کی تشنیع کا بڑا سبب بے پردگی یا بے پردہ ہو کر غیر محرم کے سامنے آنا یا ان کے ساتھ جمع ہونا ہے جس سے فحاشی کے دروازے کھلتے ہیں۔ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ میں اس قسم کی تمام غیر اخلاقی سر گرمیوں کو سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے؛ {قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ} [21] کہہ دو کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو۔ اور سورت نور میں فرمایا؛ {إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ} [22] بلاشبہ جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہے کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ **"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا"**[23]

دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جا سکتی ہے۔

تفریحی سرگرمیوں میں مبنی بر تفریط رویے اور رسوم ورواج

معاشرے میں نظر دوڑانے سے جہاں آپ کو تفریحی سرگرمیوں میں افراط نظر آتا ہے وہاں آپ تفریط کا بھی بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر عورت گھر سے باہر قدم رکھ ہی نہیں سکتی چہ جائیکہ وہ عزیزوں کی شادی سے لطف اندوز ہو سکے یا اپنی سہیلیوں سے مل بیٹھ کر یا چہل قدمی سے تفریح کر سکے۔ بہر حال اب ان رسوم ورواج اور رویوں پر بحث کریں گے جو عورتوں کے حقوقِ تفریح میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔

اوباش اور ناخواندہ ذہن افراد

باحث سوالیہ سروے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ پاکستان میں پچانوے فیصد عورتوں کو حقوقِ تفریح حاصل ہیں۔ والد، بھائی اور شوہر اپنی عورتوں کی تفریح کے حق میں ہیں۔ لیکن سروے کے مطابق ستر فیصد عورتوں کو صرف اس وجہ سے گھر سے باہر تفریح کی اجازت نہیں کہ باہر کا ماحول اوباش لڑکوں سے متاثر ہے۔ آوارہ اور ناخواندہ قسم کے افراد عورتوں پر نظریں گاڑتے ہیں اور آوازیں کستے ہیں، جس کی وجہ سے باحیاء عورتیں اور ان کے سرپرست گھر سے باہر تفریح کو مناسب نہیں سمجھتے۔

بے جا غیرت مندی:

آج کل ہمارے معاشرے میں لفظ "غیرت" کے بہت چرچے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کی خبریں آئے روز قومی اخباروں کی شہ سرخیوں میں شامل ہوتی ہیں۔ غیرت کوئی فی ذاتہ بری چیز نہیں ہے لیکن عمومی طور پر آج کل کے واقعات میں غیرت کے نام پر ظلم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ویسے بھی غیرت کے نام پر قتل کو حضور اکرم ﷺ نے ناپسند فرمایا جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے؛

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، فَوَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللهُ الْمُرْسَلِينَ، مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ»[24]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھوں تو میں بغیر کسی پوچھ گچھ کے تلوار کے ساتھ اسے ماردوں گا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو اللہ کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی غیرت کی وجہ سے فحش کے تمام ظاہری اور باطنی کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور کوئی نہیں کہ جو اللہ سے زیادہ کسی کے عذر کو پسند کرے اسی وجہ سے اللہ نے اپنے رسولوں کو بھیجا ہے جو خوشخبری سنانے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور کوئی آدمی نہیں جسے اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح وثناء پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اور پھر غیرت کے نام پر عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی یہ شرعاً بھی ناجائز ہے، شارع علیہ السلام خود اپنی بیویوں کو جنگ میں ساتھ لیجایا کرتے تھے۔لہذا یہ بے معانی غیرت ہے جس میں عورتوں پر بے جا پابندیاں لگائی جائیں۔

تفریح اور تجاوزِ حدود

تفریحی سرگرمیوں میں اس قدر مبالغہ اور افراط ہو چکا ہے کہ معتدل طبقہ تفریحی سرگرمیوں سے کنی کترانے لگا ہے، گویا کہ بعض لوگوں کے تفریحی رویوں کی وجہ سے دوسرے بعض لوگ تفریح سے اجتناب کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ پارکوں اور بازاروں کا ماحول، عجیب وغریب قسم کا فیشن اس قدر رواج پا چکا ہے کہ متوسط طبقہ کے لوگ اپنی عورتوں کو اس ڈر سے معاشرے میں نکلنے نہیں دیتے کہ کہیں ان کی عورتیں بے راہ روی کا شکار نہ ہو جائیں۔

بڑھتی بے حیائی کا خوف

معاشرے میں جنسی سرگرمیاں اور شہوات کا ایسا غلبہ ہے کہ جس سے خائف لوگ اپنی خواتین کو گھروں تک محدود رکھنے پر مجبور ہیں۔ آئے روز اجتماعی زیادتی کے واقعات، شادی سے انکار پر قتل کے واقعات، اور اندھی محبت میں خودکشیوں کی تعداد اس قدر بڑھ رہی کہ سلیم الفطرت لوگ اپنی عورتوں کو گھروں میں پابند رکھنے پر مجبور ہیں۔

چادر اور چار دیواری

اکثر وبیشتر یہ جملہ سننے میں آتا ہے کہ "عورت چار دیواری کے اندر ہی اچھی لگتی ہے"۔ عورت کا گھر سے باہر کام ہی کیا ہے؟۔ یہ اور اس طرح کے کئی جملے سننے میں آتے ہیں، جن سے بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عورت گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی۔ یہ سب مغالطے ہیں۔ دین کی صحیح تعلیم سے ناواقفیت ہے۔

شرعی حکم اور کم علمی

راقم الحروف اپنے کوہستانی دوست ڈاکٹر شاہنواز خان کے پاس 2019 رمضان المبارک میں زیارت کے لیے گئے۔ سیر و تفریح کے دوران راقم کو معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں مرد اپنی بیوی، ماں یا بہن کو موٹر سائیکل پر لے کر نہیں نکل سکتا۔ اول تو وہاں ایسا کوئی کرتا نہیں اور اگر کہیں ایسی مثال دیکھی جائے تو اسے بے غیرت کہا جاتا ہے۔ راقم پھر عورتوں کے باہر سیر و تفریح کے لیے نکلنے کے بارے میں پوچھتا ہے، جس کے جواب میں "وَقَرْنَ

فِي بُيُوتِكُنَّ "[25] کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ معلوم نہیں یہ قرآنی آیت کیسے عورتوں کو گھر میں پابند رکھنے کی دلیل بن سکتی ہے، جبکہ حضور اکرم شارع علیہ السلام خود اپنی بیویوں کو جنگوں میں لے کر جاتے، بلکہ جنگوں میں لے کر جانے کیلیے اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ اسی طرح حضور ﷺ کی بیویاں اپنی حاجات کے لیے باہر جایا بھی کرتی تھیں۔ لہٰذا اس آیت مبارک کا معنی اصل میں یہ ہے کہ عورتوں کی اصل گھر ہے ،ضرورت اور حاجت کے وقت باہر نکل بھی سکتی ہیں۔

اہم ملحوظ

مذکورہ بالا بیانات سے مراد یہ نہیں کہ عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے۔ یہ صرف ان رویوں اور رسومات کا رد ہے جو عورت پر بلا وجہ کی پابندیوں کو شرعی پابندیاں سمجھتے ہیں۔ اس طرح کی پابندی لگانا کہ عورت گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی شریعت میں نہیں ملتی۔ یہ لوگوں کی ذاتی آراء اور حدود قیود ہوسکتے ہیں، دین سمجھتے ہوئے اس طرح کی سختی کرنا غیر شرعی ہے۔ لیکن یہ بھی حرام ہے کہ عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے جواز کو اس قدر نہ لیا جائے کہ عورتیں بازاروں اور پارکوں میں ٹک ٹاکرز کی طرح شتر بے مہار ہو کر گھومنا پھرنا شروع کردیں۔

سفارشات

حکومت اور این جی اوز کو چاہیے کہ عورتوں کے لیے خصوصی تفریح گاہیں بنائے۔ تفریحی سرگرمیوں میں محرمات کا ارتکاب نہ کیا جائے، خصوصا عورتوں کا غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ تفریح بامقصد ہو اور افراط و تفریط سے بچا جائے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیقی بحث سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک دین فطرت ہے۔ یہ تمام انسانوں کو ان کی طبیعت اور فطرت کے مطابق حقوق سے نوازتا ہے کسی بھی فرد کو محروم نہیں رکھتا۔ خواہ اس کا تعلق کسی بھی جنس سے ہو، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب۔ مرد کو مرد کی طبع اور عورت کو عورت کے طبع کے لحاظ سے حقوق سے نوازا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں انسان کی عزت، جان اور مال، تینوں کے تحفظ کو سب سے مقدم رکھا گیا ہے۔ جان کے تحفظ کے لیے جہاں بہت سے شرعی احکام متعارف کرائے گئے ہیں وہاں بہت سی سرگرمیوں پر بھی ابھارا گیا ہے تاکہ انسانی جان کا تحفظ یقینی ہوسکے۔ اس سلسلہ میں مرد اور عورت دونوں کو حقوق تفریح حاصل ہیں اور مطلوب بھی ہیں۔ بس اسلام نے یہاں چند ایک اصول وضوابط وضع کردیے ہیں تاکہ مرد اور عورت دونوں کے حقوق کو یقینی تحفظ حاصل ہوسکے اور ان کو تفریحی حقوق میں کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنہ نہ کرنا پڑے، لیکن اگر ان اصول وضوابط پر عمل نہیں کیا جاتا، تو دونوں کے حقوق متاثر ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، **الأدب المفرد**،(أردن: دار الصدیق للنشر،1997م)،الرقم:55

Bukhari, Muhamad bin Ismail, *al'adabul Mufrdatufrad*,(Urdan: Dar u Sidique linisher, 1997 AD), Hadith:55

[2] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، **سنن الترمذي**،(بیروت:دار الغرب الإسلامی،1998م)، 347:4،الرقم:1970

Tirmadhi, Muhamad bin Eisa, *Sunan al'Tirmadhi*, (Beirut: Dar ul Gharab alislami, ,1998 AD), 4:347, Hadith: 1970

[3] حاکم، محمد عبداللہ،المستدرك على الصحيحين،(بیروت:الکتب العلمیہ،1990م)،4 :67،الرقم:6900

Hakim, Muhammad Abdullah, *al'Mustadrak Ala Sahihain* ,al-Mustadrak Ala Sahihain, (Beirut: Darul Kutub Ilmiya, , 1990 AD), 4:67, Hadith: 6900

[4] ابن فارس،احمد، **مقاییس اللغۃ**،(اردن:دار الفکر،1979م)،4 :499

Ibn-e-Faris, Ahmad, *Maqayisullugha*, (Urdan: Darul Fikar,1979 AD), 4:499

[5] مولوی،سید احمد دہلوی، **فرہنگ آصفیہ**،(لاہور:مطبعہ رفاہ عام،1326ھ)، 487:1

Molvi, Sayyad Ahmad Dehlavi, *Farhang-e-Asfiya* (Lahore, Maktba'a Rifahy Ama, 1326 AH), 1:487

[6] ھروی، محمد بن احمد، **تہذیب اللغۃ**،(بیروت: دار إحیاء التراث العربی،2001م)،بیروت 5 :139

Harvi, Muhammad Ahmad, *Tehzibullugha*, (Beirut: Dar Ihya u turath al-Arbi, 2001 AD), 5:139

[7] : Hornby "*Oxford Advanced Learners Dictionary*" P.967

[8] :صہیب عبد الجبار،الجامع الصحيح للسنن والمسانيد،(فلسطین:المکتبۃ الخالدیہ،2014م)،372:9

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, (Palestine: al-Maktabatul Khalidiyah, , 2014 AD), 9:372

[9] گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو نمک اور پانی میں پکانا یہاں تک کہ وہ خشک ہو جائیں اور پھر اس میں آٹے کی آمیزش سے کھیر بنانا۔

[10] صہیب عبد الجبار،الجامع الصحيح للسنن والمسانيد،456:9

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, 9:456

[11] :صہیب عبد الجبار،الجامع الصحيح للسنن والمسانيد،9:369

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, 9:369

[12] :صہیب عبد الجبار،الجامع الصحيح للسنن والمسانيد،35:103

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, 35:103

[13]: ابوداود، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داود**،(بیروت: المکتبۃ العصریہ، 1995م)، الرقم:4922

Abu Dawood, Suleman bin Ash'ath, *Sunan Abi Dawood*, (Beirut: al-Maktaba al-Asriya, 1995 AD) , Hadith: 4922

[14]: طبرانی، سلیمان بن احمد، **المعجم الکبیر**،(القاہرہ:مکتبۃ ابن تیمیۃ، 1994م)، 23:47

Tabrani, Suleman bin Ahmad, *almujamul Kabir*, (al-Qahira: Maktaba Ibn-e- Temiya, , 1994 AD), 47:23

[15]: صہیب عبدالجبار، **الجامع الصحیح للسنن والمسانید**، 35:107

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, 35:107

[16]: احمد بن حنبل، **مسند احمد**، (بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ، 2001م)، الرقم:15758

Ahmad bin Hanbal, *Musnad Ahmad*, (Beirut: Mu'assasatul Risala, , 2001 AD), Hadith :15758

[17]: الأعراف 33:7

Al'Aaraf 7: 33

[18]: صہیب عبدالجبار، **الجامع الصحیح للسنن والمسانید**، 9:447

Sohaib Abdul Jabbar, *Al'Jam-e-Assahih li Sunan wal Masanid*, 9:447

[19]: مولوی، سید احمد دہلوی، **فرہنگ آصفیہ**، ج2:359

Molvi, Sayyad Ahmad Dehlavi, *Farhang-e-Asfiya*, 2:359

[20]: https://www.learnersdictionary.com/definition/tradition, https://www.merriam-webster.com/dictionary/tradition

[21]: الأعراف 33:7

Al'Aaraf 7: 33

[22]: النور 19:24

Al'Noor 24: 19

[23]: مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 2001م)، الرقم:2128

Muslim bin Hajjaj, *Sahih Muslim*, (Beirut: Dar Ihya u turath al-Arbi, 2001 AD), Hadith: 2128

[24]: مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، 4:164، الرقم:3757

Muslim bin Hajjaj, *Sahih Muslim*, 4:164, Hadith: 3757

[25]: الأحزاب 33:33

Al'Ahzab 33: 33